S.S.A. 2014-15 (FREE)

## سبق - ا

# جمہوریت میں مساوات

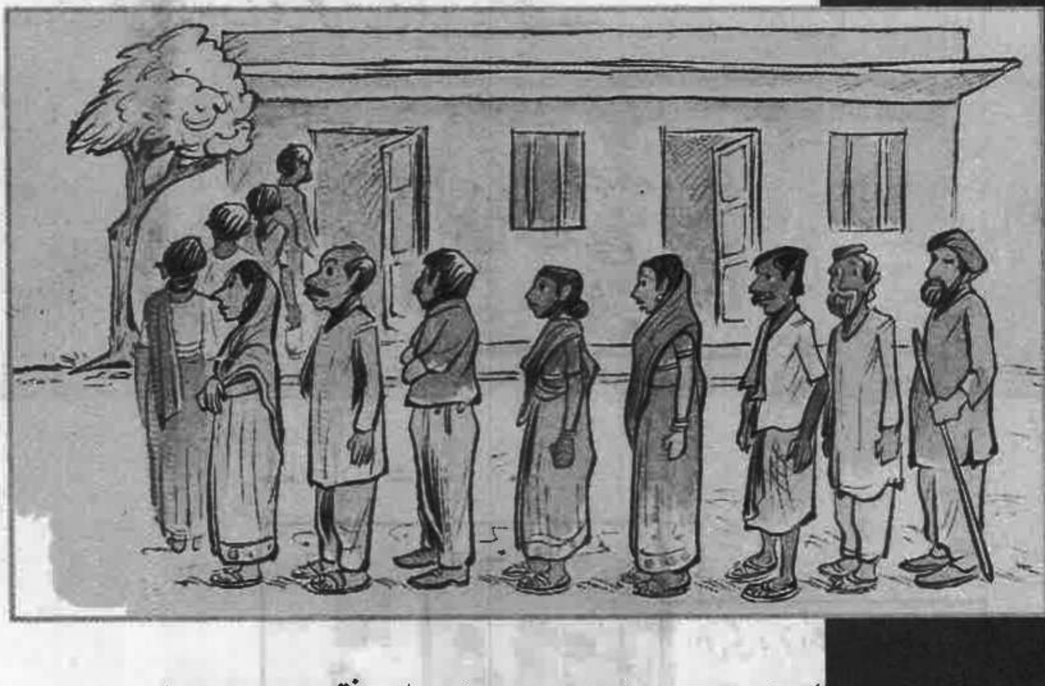

آج آئندہ ہونے والی ''رائے دہی'' کے لیے شناختی کارڈ بنانے کا کام چل رہا ہے۔ یہ کام پاس کے سرکاری اسکول میں ہو رہا ہے۔ ایک لمبی قطار کھڑی ہے۔ تمام افراد اپنی باری کا انتظار کر رہے ہیں۔ قطار میں شانتا، سلمٰی، گورمیت، راجیش اور حامد وغیرہ سبھی کھڑے ہیں۔ اُسی وقت جیوتی بھی آتی ہے۔ پونم جو گورمیت کے پیچھے کھڑی ہے، وہ جیوتی کے یہاں آیا (دائی) کا کام کرتی ہے۔



Abdiel Solutions
Empowering Technologies

پونم : باجی، یہاں آیئے، میری جگہ پر۔

جیوتی : نہیں، میں قطار میں ہی لگوں گی۔

پونم : باجی، آج مجھے کام پر آنے میں دیر ہوگی۔

جیوتی : مجھ سے پہلے تم کھڑی ہو۔ تمھارا شناختی کارڈ پہلے بن جائے گا، پھر دیر کیوں ہوگی؟

پونم : مجھے آپ کے یہاں سے پہلے شیفالی باجی کے یہاں جانا ہے۔ وہاں کا کام ابھی باقی ہے۔

شانتا: شناختی کارڈ بن جانے سے کیا فائدہ ہوگا؟ قطار میں کھڑا ہونا بیکار تو نہیں ہوگا؟

پونم : نہیں، شناختی کارڈ بن جانے کے بعد ہم اپنا ووٹ ڈال سکیں گے۔

حامد: راشن کارڈ بنوانے میں بھی اس کی ضرورت پڑتی ہے۔

?

1 - ووٹ دینے کا حق کسے ہے؟

2 - کیا قطار میں کھڑے ہو کر پونم کو برابری کا احساس ہو رہا ہے؟

3 - ووٹ دینے کے حق میں کیا آپ کے کام، تعلیم، پیشہ یا مذہب اور ذات کا کوئی فرق پڑتا ہے؟ تبادلہ خیال کریں۔

4 - فوٹو شناختی کارڈ کی ضرورت اور کہاں کہاں ہو سکتی ہے؟

ایک دن کی بات ہے:

Abdiel Solutions
Empowering Technologies

## پونم کی بیٹی رما

پونم کبھی کبھی جیوتی کے یہاں اپنے ساتھ اپنی بیٹی رما کو لے کر جاتی ہے۔ رما کی عمر ۷ سال ہے اور جیوتی کی بیٹی شالینی ۵ سال کی ہے۔ شالینی شہر کے ایک بڑے اسکول میں پڑھتی ہے۔ وہ روزانہ بس سے اسکول جاتی ہے۔ کئی بار رما شالینی کے بستہ کو لے لیتی ہے اور شالینی کو بس پڑاؤ تک پہنچاتی ہے۔

قطار میں کھڑے ہو کر جہاں پونم کو برابری کا احساس ہو رہا تھا۔ وہیں روزمرہ کی زندگی میں کچھ الگ سا محسوس ہوتا ہے۔ سرکاری اسکول، بستی سے دور ہونے کی وجہ سے رما کو ایک چھوٹے پرائیوٹ اسکول میں بھیجنا پونم کی مجبوری ہے۔ لیکن اُس کے پاس بچے کو پرائیوٹ اسکول میں بھیجنے کے لیے پیسے نہیں ہیں۔

جمہوریت کے لیے یہ ایک بڑا مسئلہ ہے کہ کچھ معاملات جیسے ووٹ دینے کے حق میں حقوق برابر ہیں۔ لیکن روزمرہ کی زندگی میں کئی طرح کا فرق ہے۔ ملک کا ہر فرد چاہے اُس کی اقتصادی حیثیت کچھ بھی ہو ایک ووٹ کا حقدار ہے۔ دوسری طرف لوگوں کی غریبی اور زندگی گزارنے کے لیے روٹی، کپڑا، مکان، تعلیم اور صحت کا فقدان ہے۔ ہم ان باتوں کو سمجھیں اور تفریق کو دور کرنے کے لیے کیا کیا جا سکتا ہے، تبادلۂ خیال کریں۔

?

1 - اب تک رما اسکول کیوں نہیں گئی؟
2 - پونم کو عدم مساوات کا احساس کیوں ہوتا ہے؟
3 - آپ کے آس پاس کس کس طرح کے اسکول ہیں؟
4 - اچھا اسکول آپ کسے کہیں گے؟ آپس میں تبادلۂ خیال کریں۔



Abdiel Solutions
Empowering Technologies

## بچوں کی پارلیمنٹ کا انتخاب

تم لوگوں نے اپنے اسکول میں بچوں کی پارلیمنٹ کی تشکیل میں حصہ لیا ہوگا۔ اس کے لیے انتخاب کے پہلے درجوں کو پانچ گروپ میں بانٹا جاتا ہے۔ ہر ایک گروپ میں سبھی درجات کے طلبا و طالبات شامل ہوتے ہیں۔ اس میں پانچ ایسے گروپ تیار کر لیے جاتے ہیں، جن میں سبھی درجات کے طلبا و طالبات ایک ساتھ شامل ہوتے ہیں۔ پانچوں گروپ اپنے اپنے گروپ سے دونمائندوں کا انتخاب کرتے ہیں۔

1 - بچوں کی پارلیمنٹ کے لیے انتخاب کرانا کیوں ضروری ہے؟
2 - اگر مدرس کے ذریعہ نمائندہ منتخب کر دیا جاتا تو کیا فرق پڑتا؟
3 - کیاانتخاب سازی میں ایک فرد ایک ووٹ کے اصول کا استعمال ہوا ہے؟ سمجھائیں۔
4 - ایک فرد ایک ووٹ کے ضابطہ سے کیا فائدہ ہے؟
5 - آپ کے اسکول میں بچوں کی پارلیمنٹ نے کیا کام کیا ے اور کیا کر سکتی ہے؟ اپنی رائے لکھیں۔

?

### انسانی عظمت اور عدم مساوات

جب لوگوں کے ساتھ تفریق ہوتا ہے تو ان کے وقار کو ٹھیس پہنچتی ہے۔ یہی بات آپ نیچے دی گئی مثالوں میں دیکھ سکیں گے۔

### مہاتما گاندھی کا سفر افریقہ

جنوبی افریقہ میں قیام کے دوران ایک دن گاندھی جی بذریعہ ریل ڈربن سے پریٹوریا جا رہے تھے۔ گاندھی جی کے پاس اوّل درجے کا ٹکٹ تھا اور وہ اوّل درجے میں سفر کر رہے تھے۔ جنوبی افریقہ میں ان دنوں



Abdiel Solutions
Empowering Technology

کالے گوروں کا تعصب عروج پر تھا۔ جب ٹرین ماریٹز ورگ پہنچی تو ریل کے اس ڈبے، جس میں گاندھی جی سفر کر رہے تھے، وہاں ریل کے کچھ ملازم آئے۔ ان لوگوں نے گاندھی جی کو تیسرے درجے کے ڈبے میں جانے کو کہا۔ گاندھی جی نے اول درجے کا ٹکٹ دکھاتے ہوئے تیسرے درجے کے ڈبے میں جانے سے انکار کر دیا۔ ایک کالے کا اول درجے میں سفر کرنا گوروں کو نہایت ناگوار لگا۔ انھوں نے پولس کی مدد سے گاندھی جی کا سامان باہر پھینکوا دیا۔ اتنا ہی نہیں بلکہ گاندھی جی کو زبردستی ٹرین سے اتار دیا۔

اپنے ساتھ ہوئے ایسے سلوک سے گاندھی جی کے دل کو بہت تکلیف پہنچی۔

## ایک آپ بیتی:

میں اپنے ایک رشتہ دار کے یہاں شادی کی تقریب سے شامل ہونے کے لیے گیا تھا۔ ان کا خاندان معاشی طور پر کافی خوشحال تھا۔ تقریب میں شامل عموماً سبھی لوگ امیر تھے۔ تمام لوگ کافی قیمتی کپڑے پہنے ہوئے تھے اور اپنی اپنی گاڑیوں سے آئے تھے۔ جب کہ میں ایک معمولی خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ مجھے بیٹھنے کے لیے نہیں کہا گیا اور نہ ہی کھانے کے لیے پوچھا گیا۔ یہاں تک کہ رات بھر مجھے مچھر کاٹتا رہا۔ یہاں تک کہ تمام رات میں نے جاگ کر کاٹی۔

اپنے رشتہ داروں اور دیگر لوگوں کے رویّوں سے مجھے کافی تکلیف پہنچی۔



Abdiel Solutions
Empowering Technologies

1 - جنوبی افریقہ میں ریل کے سفر کے دوران گاندھی جی کی عظمت کو کیسے ٹھیس پہنچی؟

2 - آپ بیتی میں مصنف کو اپنے رشتہ دار کے یہاں کن باتوں سے ٹھیس پہنچی؟

3 - کیا آپ کے ساتھ ایسا کوئی واقعہ ہوا ہے، جس سے آپ کی عظمت کو ٹھیس پہنچی ہو؟

؟

## مساوات اور عدم مساوات کے وسیع خاکے

عدم مساوات صرف ذاتی طور پر بھید بھاؤ کی بات نہیں ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ کچھ ہی لوگ اس طرح کا سلوک کرتے ہیں۔ کئی بار روزمرہ کی زندگی میں اس طرح کے سلوک عام طور پر نظر آتے ہیں۔ لیکن اس کے پیچھے ایک گہرے عدم مساوات کا احساس چھپا رہتا ہے۔ نیچے دی گئی مثال ہمارے سماج میں لوگوں کی سوچ کو ظاہر کرتی ہے اور عدم مساوات کی واضح صورت پیش کرتی ہے۔

### شادی کا اشتہار

ہمارے سماج میں ذات پات کی جڑیں بہت گہری ہیں۔ اس کی بہتر مثال شادیات کے اشتہاروں میں واضح طور پر دیکھی جاسکتی ہے۔ یہ شہری علاقے میں رہنے والے اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں کے ذریعہ دیئے گئے اشتہارات ہیں۔ ان اشتہارات میں خصوصی طور پر ذات پات کا ذکر ہوتا ہے۔ اور شادی کی شرطوں میں ذات اور برادری کو فوقیت دی جاتی ہے۔



Abdiel Solutions

1 - ان اشتہارات میں ذات اور برادری اور دیگر سماجی عدم مساوات کی نشاندہی کرنے والے الفاظ کو نشان زد کریں۔

## ''مِڈ ڈے میل'' اور اسکول

ملک بھر میں مڈ ڈے میل شروع کرنے کی کئی وجوہات ہیں۔ کئی بچے خالی پیٹ اسکول آتے ہیں ان کا دل اس وجہ سے پڑھائی میں نہیں لگتا۔ کئی جگہوں میں بچے جب دوپہر کے کھانے کے لیے اسکول سے جاتے ہیں تو پھر واپس نہیں آتے ہیں۔ کئی ماؤں کو کام چھوڑ کر بچوں کے لیے کھانے کا انتظام کرنے کے لیے واپس آنا پڑتا ہے۔ ایسا دیکھا گیا ہے کہ مڈ ڈے میل کی وجہ سے کئی اسکولوں میں بچوں کی حاضری بڑھ گئی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ تعلیم کے دوران اسکول چھوڑ دینے کا سلسلہ بھی کم ہوا ہے۔

مڈ ڈے میل منصوبہ کے ذریعہ بچوں کو کھانا ملتا ہی ہے ساتھ ہی ساتھ ان کے درمیان سماجی دوریوں کو کم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ سبھی بچے ایک ہی طرح کا کھانا ایک ساتھ کھاتے ہیں۔ چاہے وہ کسی بھی ذات کے ہوں۔

اسی طرح کھانا بنانے کے لیے کسی بھی ذات کے افراد کو مقرر کیا جاتا ہے چاہے وہ پسماندہ ہو یا انتہائی پسماندہ۔ کہیں کہیں کھانا پکانے والے افراد کی ذات کو لے کر بھی مسئلہ کھڑا ہوا تھا مگر تعلیمی کمیٹیوں نے اس مسئلہ کا حل اپنے طور پر کر لیا۔

### پسماندہ اور انتہائی پسماندہ

پسماندہ : پسماندہ ایک ایسا لفظ ہے جسے نچلی کہی جانے والی ذات کے لوگ خود کو مخاطب کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں، جس کا مطلب ہے سماج میں دبے اور نظر انداز کیے گئے لوگ۔ اس لفظ کا استعمال کرنے والے پسماندہ یہ اشارہ کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ آج بھی تفریق کیا جا رہا ہے۔

مہادلت : دلتوں میں سب سے پیچھے رہ جانے والے طبقوں کو بہار میں پہلی دفعہ انتہائی پسماندہ کہا گیا ہے۔



Abdiel Solutions
Empowering Technologies

1 - مڈڈے میل منصوبہ کا مقصد کیا ہے؟

2 - مڈڈے میل اور اسکول سے متعلق حصوں میں مساوات دکھانے والے جملوں کو چن کر لکھیں۔

3 - کیا آپ کو مڈڈے میل منصوبہ کے دوران کبھی تفریق کا احساس ہوا ہے۔ اگر ہاں تو کیسے

?

اخبارات کی ان خبروں سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ملک کے کئی مقامات پر ایسی تفریق ہوتا ہے۔ یہ ایک اہم مسئلہ ہے جو لوگوں کے خیالات کو ظاہر کرتا ہے۔

1 - بچوں کی پارلیمنٹ یکسانیت کے لیے کیا کر سکتی ہے؟ تبادلۂ خیال کریں۔

?

## غریبی اور بے روزگاری

تفریق کی سب سے بھیانک اور بڑی شکل غریبی اور بے روزگاری میں نظر آتی ہے۔ آپ نے پونم کی کہانی تو پڑھی ہوگی۔ بہار کے آدھے خاندان ایسے ہیں جنھیں روزانہ پیٹ بھر کر کھانا آج بھی نہیں مل پا رہا ہے۔ سب سے زیادہ غریب کاشت مزدور ہیں۔ انھیں سال بھر کام کام نہیں مل پاتا ہے۔ یہ بے زمین ہیں۔ یا ان کے پاس تھوڑی بہت زمین ہے۔ جس سے ان کا گزارہ نہیں ہو پاتا ہے۔ یہ دونوں طرح سے تفریق کا سامنا کرتے ہیں۔ کیوں کہ زیادہ تر کاشت مزدور پسماندہ خاندان کے ہیں۔ یہ ایک طرف بے روزگاری اور دوسری طرف سماجی تفریق کے شکار ہیں۔

## عالمی سطح پر مساوات کے مدعے

مہاتما گاندھی کے ساتھ جنوبی افریقہ میں گوروں کے ذریعہ کی گئی بدسلوکی ایک عالمی واقعہ بن گیا۔ عالمی سطح پر مساوات کے لیے جدوجہد کی ایک لمبی تاریخ رہی ہے۔ کئی مثالوں میں ایک امریکہ میں حقوق انسانی تحریک (سول رائٹس مومنٹ) کی شکل میں جانا جاتا ہے۔ اس تحریک کی جڑ میں یکم دسمبر ۱۹۵۵ء کا وہ



Abdiel Solutions
Empowering Technologies

واقعہ ہے، جس میں روزا پارکس جو ایک افرو- امریکن خاتون تھی، جنھوں نے ایک گورے آدمی کو بَس میں اپنی سیٹ نہیں دی، کیوں کہ وہ دن بھر کے کام کے باعث تھکی ہوئی تھی۔ وہ گوروں کے لیے مخصوص سیٹ پر بیٹھ گئی۔ گورے آدمی نے روزا پارکس کے ذریعہ سیٹ نہیں دیئے جانے کو اپنی توہین سمجھا۔ کیوں کہ وہاں یہ قانون تھا کہ کالے الگ سیٹوں پر بیٹھیں گے۔ اس بات پر بس ڈرائیور بس کو تھانے لے گیا۔ پھر بھی خاتون اپنی جگہ پر ڈٹی رہی۔ آخر کار اسے گرفتار کر لیا گیا۔ انجام یہ ہوا کہ افریقی اور امریکیوں کے ساتھ تفریق کے مدعے پر ملک گیر تحریک چھڑ گئی۔ اس کے بعد ۱۹۶۴ء کے ضابطہ حقوق انسانی کے تحت امریکہ میں گورے اور کالے کی بنیاد پر تفریق پر روک لگا دی گئی۔

تعلیم کے میدان میں بھی اس کا اثر پڑا۔ کالے بچوں کے لیے الگ کھولے گئے اسکول میں ہی ان کا داخلہ ہوتا تھا، بند کر دیا گیا۔ اب وہ کہیں بھی داخلہ کرانے کے لیے آزاد تھے۔ لیکن وہ آج بھی اپنی مجبوریوں اور اقتصادی تفریق کے باعث انھیں اسکول میں داخلہ کے لیے مجبور ہیں۔ جہاں پہلے ان کا داخلہ ہوتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی گورے اور کالے کے درمیان تفریق نظر آتی ہے۔

## جمہوریت کی چیلنج

جہاں جمہوریت ہوگی وہاں مساوات لازمی طور پر ضرور ہو گا۔ اس لیے جمہوریت سے امید کی جاتی ہے کہ سب کو مساوی مواقع حاصل ہوں گے اور سب کے ساتھ مساوات کا سلوک ہوگا۔ لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا اور تفریق کی حالت بنی رہتی ہے۔ اپنی حیثیت بنائے رکھنے اور ساتھ ہی تفریق سے بچنے کے لیے لوگ کوشش کرتے ہیں اور وہ اپنی بات سامنے رکھتے ہیں، سوالات پوچھتے ہیں۔ سیمینار کرتے ہیں اور عوامی تحریکوں میں حصہ لیتے ہیں۔ اس درسی کتاب کے الگ الگ ابواب میں مساوات کی باتیں کی جائیں گی اور اس کے لیے کی گئی جدوجہد کے بارے میں بھی چرچا کریں گے۔

=======XXXX=======



Abdiel Solutions
Empowering Technologies

## مشق

(۱) اپنے آس پاس سے مساوات اور عدم مساوات ظاہر ہونے والے کسی تین واقعے کا ذکر کریں۔

مساوات کے واقعے :

(i) ........................................

(ii) ........................................

(iii) ........................................

عدم مساوات کے واقعے :

(i) ........................................

(ii) ........................................

(iii) ........................................

(۲) کیا آپ نے کبھی کسی کے ساتھ تفریق کا سلوک کیا ہے؟ اگر ہاں تو کب اور کیوں؟

(۳) کیا آپ کو کسی کے برتاؤ سے ٹھیس پہنچی ہے؟

(۴) اگر آپ روزا پارکس کی جگہ میں ہوتے تو کیا کرتے؟

(۵) کیا کبھی آپ نے قطار میں کھڑے لوگوں کے بعد میں آنے کے باوجود آگے بڑھنے کی کوشش کی ہے؟ اگر ہاں تو کیوں؟

****



Abdiel Solutions
Empowering Technologies

## سبق ـ ۲

# صوبائی حکومت

پچھلے درجہ میں ہم نے یہ جانا کہ حکومت تین سطح پر کام کرتی ہے ۔ مقامی، صوبائی اور مرکزی۔ مقامی حکومت کے بارے میں ہم نے پچھلے درجہ میں تفصیل سے پڑھا ہے۔ اس سبق میں ہم لوگ جانیں گے کہ صوبائی سطح پر حکومت کیسے کام کرتی ہے؟ ایم. ایل. اے. کون ہوتا ہے؟ ممبران اسمبلی اور وزیروں کی کیا کاردگی ہے ، اور لوگ حکومت کے سامنے اپنی باتیں کیسے رکھتے ہیں؟

حکومت بہار

> اپنے آس پاس حکومت کے ذریعہ کی جانے والی کارکردگیوں کی ایک فہرست بنائیں۔ ?

آج پنچایت بھون پر ایم. ایل. اے. صاحب آنے والے ہیں۔ انتخاب کے دوران انھوں نے اس گاؤں میں ابتدائی صحت مرکز کھولوانے کا وعدہ کیا تھا، جو آج تک نہیں کھلا۔ گاؤں کے مکھیا نے لوگوں کو پنچایت بھون پر بلایا ہے۔ جب کریم کے والد پنچایت بھون جانے کے لیے نکلے تو کریم بھی اُن کے ساتھ ہولیا۔ اُس نے راستے میں کئی لوگوں کو ایم. ایل. اے. صاحب کے بارے میں باتیں کرتے سنا۔ یہاں کے اکثر لوگ وقت پر اپنا علاج نہیں کروا پاتے ہیں۔ کیوں کہ گاؤں میں صحت مرکز نہیں ہے، اور باہر کا اسپتال دور ہے۔ جب کسی کی طبیعت خراب ہوتی ہے تو اُنھیں شہر کے اسپتال میں لے جانا پڑتا ہے۔ دوری کی وجہ کر کبھی کبھی تو مریض کی موت اسپتال لے جانے کے وقت راستے میں ہو جاتی ہے۔



Abdiel Solutions
Empowering Technologies

کچھ ہی دیر انتظار کے بعد ایم. ایل. اے. صاحب اُن لوگوں کے درمیان تھے۔ گاؤں کے لوگ ناراض نظر آرہے تھے کہ اب تک صحت مرکز کیوں نہیں کھلا؟ ایم. ایل. اے. صاحب نے پھر کہا کہ وہ جلد ہی صحت مرکز کھولنے کی اجازت دلوائیں گے۔ کریم کو سمجھ میں نہیں آیا، اُس نے اپنے والد صاحب سے پوچھا کہ یہ صحت مرکز کھولنے کے لیے پیسے کیوں نہیں دے رہے ہیں۔ والد صاحب نے جواب دیا کہ صحت مرکز کھولنے کے لیے پیسہ حکومت کے محکمۂ صحت کے ذریعہ آئے گا۔ لیکن کریم ابھی بھی سمجھ نہیں پایا۔ آیئے آگے ان باتوں کو اس سبق میں سمجھیں۔

## رکن مجلس قانون سازیہ (ایم. ایل. اے.) کا انتخاب

ہندوستان کے تمام صوبوں میں ایک قانون ساز اسمبلی ہے۔ اس اسمبلی کے ممبران کو ایم. ایل. اے. کہتے ہیں۔ یہ کیسے چُنے جاتے ہیں؟

ہر ایک صوبہ کئی قانون ساز اسمبلی حلقوں میں بنٹا ہوا ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ریتا دیوی ۲۰۰۵ء میں پہلی بار نوبت پور حلقۂ اسمبلی سے انتخاب لڑ رہی تھیں۔ اُن کے ساتھ اس قانون ساز اسمبلی حلقہ سے شکیل احمد اور دیگر تین افراد بھی اپنی اپنی قسمت آزما رہے تھے۔ یہ سبھی اُمیدوار تھے اور جیتنے کی ہر ممکن کوشش کر رہے تھے۔ یہ اُمیدوار الگ الگ پارٹیوں کی طرف سے کھڑے ہوئے تھے۔ ان میں کوئی کانگریس پارٹی سے تو کوئی بھاجپا سے



Abdiel Solutions
Empowering Technologies

اور کوئی راجد سے کوئی جدیو سے تو کوئی لوجپا سے تھا۔ دو آزاد اُمیدوار بھی تھے، جو کسی بھی پارٹی سے نہیں بلکہ اپنے دَم پر انتخاب لڑ رہے تھے۔ سبھی اُمیدواروں نے پہلے اپنا پرچہ بھرا۔ اس کے بعد اپنی تشہیر کے لیے اپنی اپنی پارٹی کے قائدین کا پروگرام حلقہ اسمبلی کے الگ الگ جگہوں پر منعقد کیا۔ کوئی بھی گاؤں اور قصبہ نہیں تھا، جہاں لوگوں نے اپنی پارٹی کی تشہیر نہیں کی ہو۔ اس طرح سے سبھی نے اپنی اپنی پارٹی کے خیالات کو لوگوں تک پہنچایا اور اپنے اُمیدواروں کے لیے ووٹ مانگے۔ پرچار کے دوران سبھی پارٹیوں نے اپنے امیدواروں کی جیت یقینی بنانے کے لیے ڈھیر سارے وعدے کیے۔ شکیل نے کریم کے گاؤں میں پرائمری صحت مرکز کھلوانے کا وعدہ کیا۔

(ووٹنگ یونٹ)

آخرکار انتخاب کا دن آیا۔ نوبت پور اسمبلی حلقہ میں زیادہ تر لوگوں نے صبح آٹھ بجے سے ہی اپنی پسند کے اُمیدوار کی جیت یقینی بنانے کے لیے الکٹرونک ووٹنگ مشین کے ذریعہ اپنے اپنے ووٹوں کا استعمال کیا۔ شام پانچ بجے سب کی قسمت الکٹرونک ووٹنگ مشین میں بند ہوگئی۔

(ای.وی.ایم.)

امیدواروں کے حمایتی اپنی پسند کے اُمیدوار کی جیت کی دعا کر رہے تھے۔ کچھ دنوں بعد آیا ووٹوں کی گنتی کا دن۔ کچھ لوگ TV سے سٹے ہوئے تھے تو کچھ لوگ رائے شماری مرکز پر جہاں ووٹوں کی گنتی ہوتی ہے، کی طرف جا رہے تھے۔ دو بجے گنتی ختم ہوگئی۔

1 - اُستاد کی مدد سے اپنے ضلع کے نقشے میں اپنے اسمبلی حلقہ کو درج کریں۔ اُمیدوار اور پارٹی کا مطلب سمجھائیں۔

2 - انتخاب کی تشہیر کیوں کی جاتی ہے؟ تبادلۂ خیال کریں۔



Abdiel Solutions
Empowering Technologies

3 - الگ الگ امیدوار کیوں ہوتے ہیں۔ اس سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟

4 - الکٹرونک ووٹنگ مشین کے ذریعے ووٹ کیسے دیا جاتا ہے؟ استاد کے ساتھ تبادلۂ خیال کریں۔

?

5 - آپ اپنے علاقہ کے موجودہ اور سابق ایم.ایل.اے. کا نام بتائیں۔

6 - انتخابی عمل کے شروع ہونے سے اختتام تک کے پورے عمل کو اسکول میں گروپ بنا کر ناٹک کی شکل میں پیش کریں۔

ضلع انتخاب آفیسر نے شکیل کے جیتنے کا اعلان کیا۔ شکیل کو بھی اُمیدواروں میں سب سے زیادہ ووٹ ملے۔ اسی وجہ سے وہ انتخاب جیت کر ایم.ایل.اے. بن گئے۔ اب وہ قانون سازیہ کے ممبر ہیں۔ یہ پانچ سال تک کے لیے منتخب ہوئے ہیں۔

## حکومت کی تشکیل

کل قانون ساز اسمبلی حلقے میں جس سیاسی جماعت کو آدھے سے زیادہ حلقہ انتخاب میں جیت ملتی ہے۔ صوبے میں اُس پارٹی کو اکثریت میں مانا جاتا ہے۔ اکثریت حاصل کرنے والے اور حکومت بنانے والی سیاسی جماعت کو حکمراں جماعت کہا جاتا ہے، جب کہ باقی سب کو مخالف پارٹی کہا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر آگے دیئے گئے ٹیبل کو دیکھیں۔ بہار میں کل ۲۴۳ اسمبلی حلقے ہیں۔ مختلف سیاسی جماعت کے اُمیدوار نے ۲۰۰۵ء کا اسمبلی انتخاب بھی جیتا اور وہ ایم. ایل. اے. بن گئے۔ اسمبلی میں کل ایم. ایل. اے. کی تعداد ۲۴۳ ہے۔ اس لیے اکثریت حاصل کرنے کے لیے کسی بھی سیاسی جماعت کو آدھے سے ایک زیادہ ایم.ایل.اے. کی ضرورت ہوگی۔ یعنی ۲۴۳ ایم.ایل.اے. میں کم سے کم ۱۲۲ کی ضرورت ہوگی۔ اس سے زیادہ بھی ہوسکتی ہے۔ تب ہی وہ اکثریت والی جماعت کہلائے گی۔ اکثریت کے ضابطے کی ضرورت کیوں ہے؟ وہ اس لیے کہ حکومت اس جماعت کی بنانی چاہیے جنھیں زیادہ سے زیادہ لوگ چاہتے ہوں۔ لوگوں نے الگ الگ حلقے سے اپنی اپنی پسند کے اُمیدواروں کا انتخاب کیا جو ایم.ایل.اے. بن کر اسمبلی ____ میں آئے۔ کس پارٹی کو لوگ زیادہ چاہتے ہیں۔ اسے طے کرنے کے لیے پارٹی کے حساب سے فہرست بنائی جاتی ہے۔ جس کسی بھی پارٹی کے پاس آدھے سے زیادہ ایم.ایل. اے. ہیں، اس کا مطلب ہوا کہ باقی اور پارٹی کے تناسب میں اُس کے ایم.ایل.اے. زیادہ ہیں۔ یعنی اُس



Abdiel Solutions
Empowering Technology

پارٹی کو لوگ زیادہ چاہتے ہیں۔ اس لیے وہ حکومت بنا سکتی ہے۔ کئی بار کسی ایک جماعت کے پاس زیادہ ایم. ایل. اے. تو ہوتے ہیں لیکن آدھے سے زیادہ نہیں۔ یعنی باقی سب کے تناسب میں اُس کے پاس اکثریت نہیں ہوتی۔ ایسی حالت میں مخلوط حکومت بنے گی۔

بہار قانون سازیہ انتخاب ۲۰۰۵ء کے نتائج

| سیاسی جماعتیں | چنے گئے ممبران کی تعداد |
|---|---|
| انڈین نیشنل کانگریس | ۹ |
| بھارتیہ جنتا پارٹی | ۵۵ |
| جنتا دل یونائیٹڈ | ۸۸ |
| راشٹریہ جنتا دل | ۵۴ |
| لوک جن شکتی پارٹی | ۱۰ |
| دیگر سیاسی جماعتیں | ۱۷ |
| آزاد اُمیدوار | ۱۰ |
| کل تعداد | ۲۴۳ |



Abdiel Solutions
Empowering Technologies

دیئے گئے ٹیبل میں انتخاب کے نتیجے کو دھیان سے دیکھیں اور سمجھیں کہ کیا اس انتخاب میں کسی بھی جماعت کو اکثریت حاصل ہوئی؟ بھارتیہ جنتا پارٹی اور جنتا دل یونائیٹڈ نے ایک ساتھ مل کر انتخاب لڑا تھا۔ ان کے ۱۴۳ ایم. ایل. اے. ہونے کے باعث انھیں اکثریت مل گئی اور وہ حکمراں طبقہ کے ممبران ہوگئے۔ اور باقی سبھی ایم. ایل. اے حزب مخالف کے ممبر بن گئے۔ اس انتخاب میں راشٹریہ جنتادل خاص مخالف جماعت بنا۔ کیوں کہ بھارتیہ جنتاپارٹی اور جنتادل یونائیٹڈ کے اتحاد کے بعد سب سے زیادہ ایم. ایل. اے. اسی کے تھے۔ مخالف جماعت میں دیگر پارٹیاں بھی تھیں اور کچھ آزاد امیدوار بھی، جو انتخاب جیت کر آئے تھے۔ انتخاب کے بعد اکثریت حاصل کرنے والی جماعت یا گٹھ بندھن اپنا رہنما منتخب کرتا ہے۔ اس انتخاب میں بھاجپا اور جدیو گٹھ بندھن کے ایم. ایل. اے. شری نتیش کمار کو اپنا رہنما چنا اور وہ وزیر اعلیٰ بن گئے

بہار مجلس قانون سازیہ

## گورنر

حکومت کا پورا محکمہ گورنر کے نام سے ہی چلایا جاتا ہے۔ گورنر ریاستی حکومت کا قانونی سربراہ ہوتے ہیں۔ وہ اس جماعت کا یا گٹھ بندھن کے سربراہ کو بلاتے ہیں جسے اکثریت حاصل ہو۔ اُسی کو وزیر اعلیٰ بحال کرتے ہیں۔ گورنر کو وزیر اعلیٰ اور کابینہ کی صلاح سے کام کرنا ہوتا ہے۔ گورنر کی بحالی یہ یقینی بنانے کے لیے کی جاتی ہے کہ ریاستی حکومت آئین کے ضابطے کے مطابق اپنی حکومت چلائے۔

؟

۱- ہماچل پردیس قانون سازیہ میں ۶۸ ممبران ہیں۔ کسی بھی جماعت یا گٹھ بندھن کو اکثریت حاصل کرنے کے لیے کتنے ممبران کی ضرورت ہوگی؟



Abdiel Solutions
Empowering Technologies

۲- کس جماعت یا گٹھ بندھن کی حکومت بنے گی یا یہ طے کرنے کے لیے اکثریت کے قانون سے کیوں چلنا چاہیے؟ تبادلۂ خیال کریں۔

?

۳- کیا کچھ ایسی مثال دے سکتے ہیں، جہاں آپ کو لگتا ہے کہ اکثریت کے مطابق فیصلہ ہونا چاہیے؟ تبادلۂ خیال کریں۔

۴- اپنے استاد کی مدد سے بہار اسمبلی انتخاب کا سنہ ۲۰۱۰ء کی مختلف سیاسی جماعتوں کے نتائج کی جانکاری حاصل کر خاکوں میں دکھائیں۔

| سیاسی جماعتیں | منتخب ممبران کی تعداد |
|---|---|
| انڈین نیشنل کانگریس | |
| بھارتیہ جنتا پارٹی | |
| جنتا دل یونائیٹڈ | |
| راشٹریہ جنتا دل | |
| لوک جن شکتی پارٹی | |
| دیگر سیاسی جماعتیں | |
| آزاد امیدوار | |
| کل تعداد | ۲۴۳ |

## ایک نظر بہار قانون ساز کونسل پر

بہار کے علاوہ ہندوستان کی اور چھ ریاستوں میں قانون ساز کونسل ہیں۔ قانون سازیہ کے علاوہ ریاستی قانو ساز کونسل کی یہ دوسری مجلس ہے۔ اس کے ممبروں کی تعداد کم سے کم چالیس اور زیادہ سے زیادہ قانون سازیہ کے ممبران کی ایک تہائی ہوتی ہے۔ قانون سازیہ کونسل کے ممبران قانون سازیہ کے ممبران کے ذریعہ چنے جاتے ہیں۔ قانون سازیہ کونسل کے ۱/۶ ممبران گورنر کی صلاح پر منتخب ہوتے ہیں۔ یہ ایک مستقل مجلس ہے جو کبھی معطل نہیں ہوتی۔ لیکن اس کے ایک تہائی ممبر ہر دو سال کے مکمل ہونے پر سبکدوش ہوجاتے ہیں۔ اوران ______ کی جگہ پر نئے ممبر چنے جاتے ہیں۔ اس کے ممبران کی مدت کار ٦ سال کا ہوتا ہے۔ قانون ساز کونسل اپنے ممبروں میں سے



Abdiel Solutions
Empowering Technologies

ایک چیئرمین اور ایک نائب چیئرمین چنتے ہیں، جو قانون ساز کونسل کی کارروائی کا اہتمام کرتے ہیں۔

## مجلس قانون سازیہ میں ایک بحث

سبھی وزیروں کے الگ الگ دفتر ہوتے ہیں۔ جہاں وہ صرف اپنے محکمہ کے کام نبٹاتے ہیں۔ مثال کے طور پر وزیر صحت صرف صحت کے متعلق اور وزیر تعلیم صرف تعلیم کے کاموں کو اپنے محکمہ میں دیکھتے ہیں۔ اُن پر اُس محکمہ کی پوری ریاست کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ سبھی وزیروں کو اپنی باتیں اور ایجنڈہ کو قانون سازیہ میں بحث کے لیے رکھنا ہوتا ہے۔ اس کے بعد مجلس کے ممبران اُس پر اپنی منظوری دیتے ہیں۔ یہ ایک ایسا مقام ہوتا ہے جہاں سبھی جماعت کے ممبران اہم موضوع پر بحث کرنے کے لیے اکٹھا ہوتے ہیں۔ بحث کرتے ہیں اور مسئلہ کا حل نکالتے ہیں۔ آیئے اب مجلس قانون سازیہ کے ایک بحث پر غور کریں اور دیکھیں۔

مجلس قانون سازیہ کے بحثوں میں ایم. ایل. اے. اپنی بات رکھ سکتے ہیں۔ متعلقہ موضوع پر سوال پوچھ سکتے ہیں اور مشورے دے سکتے ہیں۔ محکمہ کے وزیر سوالوں کے جوابات دیتے ہیں اور مجلس کو یقین دلاتے ہیں کہ ضروری قدم اٹھائے جا رہے ہیں۔ حکومت جو بھی فیصلہ لیتی ہے اُسے قانون سازیہ کے ممبروں کے ذریعہ منظوری دلانا ہوتا ہے۔ ہم لوگ مجلس قانون سازیہ میں لئے گئے فیصلوں کو اخبار، ٹی وی یا ریڈیو پر پڑھتے، دیکھتے اور سنتے ہیں۔

آدرش مڈل اسکول سید پور کے بچے دوران سفر مجلس قانون سازیہ میں بحث کیسے ہوتی ہے، دیکھنے کے لیے اپنے صوبہ کی راجدھانی پٹنہ گئے۔ قانون سازیہ ایک شاندار اور دلکش عمارت ہے۔ مرکزی دروازے پر بڑے بڑے حروف میں ''بہار وِدھان سبھا'' لکھا ہوا تھا۔ بچے بہت بے چین تھے۔ حفاظتی انتظام دیکھتے بن رہی تھی۔ عام آدمی ہو یا کوئی ایم. ایل. اے. حفاظتی جانچ کے بعد ہی اندر جانے دیا جاتا تھا۔ سید پور کے بچوں کو حفاظتی



Abdiel Solutions
Empowering Technology

جانچ کے بعد اوپر معائنہ کے لیے احاطے میں لے جایا گیا۔ وہاں سے وہ نیچے کے قانون سازیہ ہال کو دیکھ سکتے تھے۔ ہال میں ڈیسکوں کی کئی قطاریں لگی ہوئی تھیں۔ ہر ایک ڈیسک پر مائک لگا ہوا تھا، جس پر قانون سازیہ کے ممبران بیٹھے ہوئے تھے۔ اُن کے سامنے کی کرسی پر مجلس قانون سازیہ کے صدر (اسپیکر) بیٹھے ہوئے تھے۔ بحث شروع ہوتی ہے۔

ایم. ایل. اے.(۱) : صدر محترم! جیسا کہ ہم لوگ جانتے ہیں سرکار کا یہ منصوبہ ہے کہ سبھی پنچایت میں ابتدائی صحت مرکز ہو۔ اس کے باوجود اکثر پنچایت میں ابتدائی صحت مرکز آج تک نہیں کھلا، جس کے چلتے کئی لوگ وقت پر علاج نہیں کروا پاتے اور اُن کی موت ہو جاتی ہے۔ میں محکمہ صحت کے وزیر سے جاننا چاہتا ہوں کہ آخر کب تک ہمارے پنچایت کے لوگ علاج کے بغیر مرتے رہیں گے۔

ایم. ایل. اے.(۲) : صدر محترم! میرا سوال یہ ہے کہ ایک تو ہمارے پنچایت میں ابتدائی صحت مرکز کا کافی فقدان ہے۔ اگر کہیں صحت مرکز کھلا بھی تو ڈاکٹر کی کمی ہے۔ ان صحت مراکز کا اتنا برا حال کیوں؟ حکومت ان صحت مراکز پر ڈاکٹر اور معالجاتی عملوں کی بحالی کیوں نہیں کر رہی ہے؟

ایم. ایل. اے.(۳) : محترم! میرے حلقۂ انتخاب میں زیادہ تر سڑکوں کی حالت آج بھی بدتر ہے۔ بہت سارے گاؤں کا رابطہ آج بھی مرکزی سڑک سے نہیں ہو پایا ہے۔ آپ کی سرکار یہ دعویٰ کرتی ہے کہ ہم نے سڑکیں بنائی ہیں، جب کہ ہمارے حلقۂ انتخاب میں اکثر گاؤں کی حالت یہ ہے کہ آدمی اگر بیمار ہو جائے تو اُنھیں شہر کے صحت مرکز پر پہنچتے پہنچتے ۱۰ گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ اگر سڑک ہوتی تو اُن کے گاؤں کا رابطہ مرکزی سڑک سے ہوتا تب وہ دو گھنٹے میں شہر کے صحت مرکز میں آسانی سے پہنچ سکتے



Abdiel Solutions
Empowering Technologies

ہیں۔ لٰہذا میں وزیر فلاح برائے دیہات کی توجہ اس جانب مبذول کرانا چاہوں گا کہ وہ کب تک اُن سڑکوں کو بنوا پائیں گے؟

وزیر: صدر محترم! مجھے لگتا ہے کہ محترم ممبر مسائل کو بڑھا چڑھا کر بتا رہے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ سبھی پنچایتوں میں ابتدائی صحت مرکز نہیں کھل پائے ہیں لیکن ''آشا ورکر'' کی بحالی تمام گاووں میں ہو رہی ہے۔ بڑے پیمانے پر مخصوص معاوضے پر ڈاکٹروں کی بحالی کی گئی ہے۔ اتنا ہی نہیں، سرکاری اسپتالوں میں دواؤں کی مفت تقسیم اور ٹیکے دیئے جا رہے ہیں۔ ۲۴ گھنٹے ڈاکٹر اسپتالوں میں علاج مہیا کرا رہے ہیں۔ سرکار لوگوں کی مدد کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔

صدر محترم! مجھے لگتا ہے کہ حزب مخالف جماعت کے ساتھی بلا وجہ سرکار پر الزام تراشی کر رہے ہیں۔ آج پورے صوبے میں شاید ہی کوئی گاؤں، شہر یا گلی محلّہ ایسا ہوگا جس کی سڑک کی پکی ڈھلائی ابھی تک نہیں ہوئی ہو۔ آپ کے حلقۂ انتخاب کی سڑکوں کا بھی ٹنڈر ہو چکا ہے۔ اس لیے فکر نہ کریں اس سال وہ سڑک بھی بن جائے گی۔

اس طرح ہم نے قانون سازیہ میں چل رہی بحث کے موضوع کے بارے میں جانا۔ یہاں ہم نے دیکھا کہ ایم. ایل. اے. حضرات نے اپنے حلقے کے مسائل کو قانون سازیہ میں بحث کے دوران اٹھایا۔ ایم. ایل. اے. اپنے حلقے کا نمائندہ ہوتا ہے اور ان سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے علاقے کا دورہ کریں گے۔ لوگوں سے ملیں گے اور مسائل کے حل کے لیے کوشش کریں گے۔ اس بحث میں وزیر محترم نے انھیں یقین دلانے کی کوشش کی کہ وزیر کے اوپر پورے صوبہ کی ذمہ داری ہوتی ہے اور جس محکمہ کا وہ وزیر ہوتا ہے اُس کی جواب دہی بھی وزیر پوری طرح سرکار کے کام کے لیے جواب دہ ہوتے ہیں۔ سرکار کا مطلب حکومت، حکومت کے مختلف محکموں اور وزیروں سے ہوتا ہے اور یہی انتظامیہ کہلاتا ہے۔ دوسری طرف سبھی ایم. ایل. اے. جو مجلس قانون سازیہ میں جمع ہوتے ہیں اُس ادارہ کو قانون سازیہ کہتے ہیں۔



Abdiel Solutions

۱- اگر آپ ایم. ایل. اے. ہوتے تو اپنے انتخابی حلقے کا کون سا مسئلہ اٹھاتے اور کیوں؟
۲- آپ کی نظر میں ایک ایم. ایل. اے. اور وہ ایم. ایل. اے. جو وزیر بھی ہے کیا فرق ہے؟
۳- قانون سازیہ میں بحث کرنے کی ضرورت کیوں ہے؟

## سرکار کے طریقۂ کار

مجلس قانون سازیہ کے بحث کے کچھ دن بعد وزیر اعلیٰ، وزیر صحت اور وزیر برائے دیہی ترقیات کے ساتھ ایم. ایل. اے. کے ذریعہ ہاؤس میں اٹھائے گئے مسائل پر غور وخوض کرنے کے لیے بیٹھک کرتے ہیں اور وزیر برائے دیہی ترقیات کے ساتھ اُس ایم. ایل. اے. کے حلقۂ انتخاب میں دورہ پر جانے کا منصوبہ بناتے ہیں، جن کے حلقے کی سڑکوں کی حالت آج بھی خراب ہے۔ جب کہ ٹنڈر تین ماہ پہلے ہو گیا ہے۔ اگلے ہفتہ وہ اُن گاؤں کا دورہ کرتے ہیں اور ایم. ایل. اے. کے ذریعہ اٹھائے گئے مسائل کو صحیح پاتے ہیں۔ دورہ سے لوٹنے کے بعد وہ سب سے پہلے اُس ٹھیکہ دار کا ٹھیکہ رد کر دیتے ہیں اور وزیر برائے دیہی ترقیات کو نئے سرے سے ٹنڈر نکلوانے کا حکم دیتے ہیں اور تین ماہ کے اندر سڑکوں کی حالت کو ٹھیک کرنے کی بات بھی کرتے ہیں، ساتھ ہی ساتھ محکمہ صحت کے وزیر کو ہدایت دیتے ہیں کہ دیہاتی علاقوں میں ڈاکٹروں کی حاضری یقینی بنائیں۔ جس سے گاؤں کے لوگوں کا علاج ہو پائے۔

سکریٹریٹ، پٹنہ

اس طرح ہمیں معلوم ہوا کہ جو لوگ حکومت میں شامل ہیں۔ جیسے وزیر اعلیٰ، وزیر صحت، وزیر فروغ انسانی وسائل، وزیر برائے دیہی ترقیات وغیرہ ان سبھی کو مسائل پر کارروائی کرنی ہوتی ہے۔ وہ اپنے کام کو مختلف محکموں



Abdiel Solutions
Empowering Technologies

کے ذریعہ کرواتے ہیں۔ محکمۂ صحت ، محکمۂ تعلیم، محکمۂ سڑک، محکمۂ زراعت وغیرہ کے وزراء کو قانون سازیہ میں اٹھائے گئے سوالوں کا جواب دینا ہوتا ہے اور سوال کنندہ کو یقین دلانا ہوتا ہے کہ مناسب قدم اٹھائے جا رہے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ ان محکموں کے ذریعے جو بھی کام کیا جاتا ہے، اُس کا بجٹ ہاؤس کے ذریعہ منظور کروایا جاتا ہے۔ پھر اُس منصوبہ کو پورا کرنے کے لیے بجٹ میں پیسوں کی فراہمی کی منظوری لی جاتی ہے۔ قانون سازیہ میں ہی نہیں کی جاتی بلکہ ہم لوگ روزانہ اخباروں، ریڈیو، ٹی وی چینلوں اور دیگر تنظیموں کو حکومت کے بارے میں باتیں کرتے دیکھتے ہیں۔ جمہوریت میں لوگ کئی ذرائع سے اپنے خیالات ظاہر کرتے ہیں اور اپنی مانگ رکھتے ہیں۔

xxxxx

## مشق

(ا) اپنے استاد کی مدد سے معلوم کریں کہ مندرجہ ذیل سرکاری محکمے کیا کام کرتے ہیں؟ پھر انھیں خالی جگہوں میں لکھیں۔

| محکمہ کا نام | اُن کے ذریعہ کیے گئے کاموں کی مثال |
|---|---|
| محکمۂ فروغ انسانی وسائل | |
| محکمۂ صحت | |
| محکمۂ سڑک تعمیرات | |
| محکمۂ زراعت | |

(۲) حلقۂ انتخاب اور نمائندہ لفظوں کا استعمال کرتے ہوئے واضح کیجیے کہ رُکن مجلس قانون سازیہ (ایم.ایل.اے. کون ہوتے ہیں اور اُن کا انتخاب کس طرح ہوتا ہے؟

(۳) ممبر قانون سازیہ کے ذریعہ قانون سازیہ میں کیے گئے کاموں اور حکومتی محکموں کے ذریعہ کیے گئے کاموں کے درمیان کیا فرق ہے؟

(۳) آپ کے خیال میں کیا قانون سازیہ میں بحث کچھ معنی میں فائدہ مند رہی۔ کیسے؟ آپس میں مباحثہ کیجیے۔

****



Abdiel Solutions
Empowering Technology